بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۰ ماہ امان ۱۳۲۴ھ ش | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۰ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۲ؗ/۱ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ نماز جمعہ کے بعد کسی قدر ضعف ہو گیا تھا۔ مگر بعد میں آرام آ گیا۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

— حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بدستور ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— افسوس چودھری بدرالدین صاحب محلہ دار البرکات قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آج بعمر ۷۲ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج بعد نماز عصر ملک برکت اللہ خان صاحب ولد ملک نیاز محمد صاحب قادیان کا نکاح بعوض ایکہزار روپیہ حکمت اللہ بیگم بنت حکیم دین محمد صاحب کے ساتھ اور محمد حنیف صاحب ولد ڈاکٹر ...

حیدرآباد دکن میں عیسائیت کی اشاعت

(از ایڈیٹر)

حیدرآباد دکن ہندوستان میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ اور اسلامی ریاست ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہاں تبلیغ اسلام کا ایسا ہی انتظام ہوتا۔ جیسا کہ انگریزی علاقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کا ہے۔ کہ دیگر ذرائع کے علاوہ سرکاری خزانہ سے پادریوں کو مالی امداد بھی دی جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس اسلامی ریاست میں بھی عیسائیت کا ہی بول بالا ہو رہا ہے۔ اور نہایت ہی افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ اس اسلامی مملکت میں عیسائیت کی اشاعت کرنے والے سرکردہ لوگوں میں ایسے نام بھی نظر آتے ہیں جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے مگر عیسائیت کی گود میں چلے گئے۔

حیدرآباد کے مؤقر روزنامہ "پیام" (ربیع المنور) نے "مسیحیت کی تبلیغ حیدرآباد میں" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل میں جس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہر مسلمان کہلانے والے اور اسلام کی اشاعت کا فرض اپنے کندھوں پر سمجھنے والے کے لئے نہایت ہی رنج و ملال کا باعث ہے۔ معاصر موصوف نے ایک شخص "ڈاکٹر امیر علی" کے ایک خطبہ جو موصوف نے میتھوڈسٹ چرچ حیدرآباد کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں گذشتہ دسمبر کو پڑھا تھا چند اقتباسات شائع کئے ہیں۔ جن کا ایک ایک لفظ نہ صرف حیدرآباد کے مسلمانوں کی بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔

مذکورہ بالا خطبہ میں یہ بتاتے ہوئے کہ دکن میں عیسائیت کی تبلیغ سترھویں اور اٹھارویں صدی سے کی جا رہی ہے۔ اس کی رفتار ترقی حسب ذیل الفاظ میں پیش کی۔

"جب ۱۸۸۱ء میں مردم شماری ہوئی تھی۔ تب بھی ان ممالک محروسہ میں ۱۳ ہزار عیسائی موجود تھے۔ ان میں سے آدھے ایسے تھے۔ جو غیر ملکوں میں پیدا ہوئے تھے۔ اور یہ تعداد غالباً ان برطانوی فوجیوں پر مشتمل تھی۔ جو بلارم اور تریلگری میں مقیم تھے۔ لیکن اسکے بعد دس سال کے اندر ہندوستانی عیسائیوں کی تعداد دوگنی ہو گئی۔ یہ تعداد ۱۹۱۱ء میں ۵۴ ہزار اور ۱۹۳۱ء میں ایک لاکھ ۵۴ ہزار ہو گئی۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق دو لاکھ ۱۶ ہزار عیسائی ممالک محروسہ میں موجود تھے"۔

گویا تیس سال کے عرصہ میں عیسائیوں کی تعداد دکن میں اس تیزی سے بڑھی کہ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۳۱ء کے درمیان صرف بیس سال کے اندر اس آبادی میں ایک لاکھ کا اور ۱۹۳۱ء اور ۱۹۴۱ء کے درمیان صرف دس سال میں ۷۱ ہزار کا اضافہ ہو گیا۔ ڈاکٹر امیر علی نے اس ترقی کی بناء پر وقت کے لحاظ سے جو اندازہ لگایا ہے۔ وہ انہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"ہر چوبیس گھنٹہ میں ایک عیسائی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور غالباً اضافہ کی یہ رفتار اس تناسب سے بھی آگے بڑھ چکی ہوگی۔"

عیسائیت کی ترقی اور تبلیغ کے لئے قدر دکن میں عیسائیوں نے جو انتظامات کر رکھے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر امیر علی نے کہا اس وقت ممالک محروسہ میں پچیس مختلف تنظیمات تبلیغ مسیحیت میں مشغول ہیں۔ ان کے ۹۴ مراکز اس ملک میں قائم ہیں۔ ان ۹۴ مراکز کے ساتھ ۲۳ منظم اور ۹۹۶ غیر منظم کلیسائی جماعتیں ہیں۔ اس تحریک کے سلسلہ میں ۲۰۰ غیر ملکی اور تقریباً ۴ ہزار ملکی پریچر اپنا کام کر رہے ہیں۔ ان چار ہزار میں سے ۲۰۰ عورتیں ہیں۔ مزید برآں ممالک محروسہ میں پانچ عیسائی ہائی سکول ہیں۔ جن میں ۸۰۰ طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ ایک ہزار سے زیادہ ابتدائی مدارس ہیں۔ جن میں ۲۴ ہزار طلباء شریک ہیں۔ ۴۵ مخصوص مدرسے ہیں۔ تین مدرسے مدرسین کی تربیت کے لئے قائم ہیں۔ چار مدارس انجیل ہیں۔ ۱۳۰۰ سنڈے اسکول ہیں۔ جنمیں دو ہزار مدرسین اور تقریباً تیس ہزار طلبا شریک ہیں۔ عیسائیوں میں پڑھے لکھوں کی اوسط پندرہ فی صدی ہے۔ جو تمام دوسرے مذاہب کے لوگوں سے زیادہ ہے۔ انجیل کے ترجمے تلنگی مرہٹی۔ کنڑی اور اردو زبانوں میں موجود ہیں۔

ان تبلیغی انتظامات کے علاوہ عام مفلوک الحال لوگوں کو زیر اثر لانے کے لئے اور بھی کئی قسم کے انتظامات موجود ہیں۔ مثلاً پندرہ ہسپتال جن میں سات سو بستر ہیں۔ اور اٹھارہ دوا خانے ان دونوں کے ذریعہ ہر سال چھ ہزار اندرونی اور تیس لاکھ بیرونی مریضوں کو ممنون احسان بنایا جاتا ہے۔ آٹھ غیر ملکی ڈاکٹر سولہ نرسیں بارہ ہندوستانی ڈاکٹر اور ستاسی ہندوستانی نرسیں اس کام میں مشغول ہیں۔ ممالک محروسہ میں صرف ایک ہی کوڑھی خانہ ہے۔ اور وہ عیسائی مشن کا ہے۔ اسی طرح عورتوں کا محتاج خانہ بھی صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ بھی عیسائی مشن کا ہے۔

اس کاروبار اور اشاعت مسیحیت کے لئے جس قدر روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ اس کی مقدار بقول ڈاکٹر امیر علی تقریباً دس لاکھ سالانہ ہے۔ جو غیر ملکوں سے عیسائیوں کو پہونچتی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی عیسائیوں سے اڑھائی لاکھ روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے۔ نیز وہ امداد علیحدہ ہے۔ جو حکومت حیدرآباد عیسائی مبلغوں کو دیتی ہے۔

یہ کوائف پیش کرنے کے بعد معاصر "پیام" نے جس خطرہ کا اعلان کیا۔ اور جس کی طرف مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانے کی سب سے زیادہ ضرورت محسوس کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"جس تیز رفتار سے مسیحیت کی

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

تبلیغ کا کام جاری ہے۔ اگر اس کے نتائج ایسے ہی نکلتے رہے۔ تو یہ گمان مبالغہ آمیز نہیں۔ کہ ایک دن ہمارے ملک کی آبادی کا بہت بڑا حصہ گویا غیر ملکی ہو جائیگا"۔

گویا ایک اسلامی ریاست کے ایک بارسوخ مسلمان اخبار کے لئے ان حالات کے پیش نظر جو عیسائیت کی ترقی سے متعلق ہیں۔ سب سے بڑی فکر کی بات یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کی آبادی کا بڑا حصہ غیر ملکی ہو جائیگا۔ مگر اس بات کا احساس تک نہیں کہ اور تو اور مسلمان کہلانے والے خدائے واحد سے منہ موڑ کر تثلیث پرستی کے گڑھے میں گر جائینگے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ عیسائیت کی ترقی کے متعلق معاصر موصوف نے جو کچھ لکھا تھا۔ اس سے خود بھی بے تاب ہو جاتا اور تمام مسلمانوں کو بے تاب کر دینے کی کوشش کرتا ہے اس بات کے لئے کہ وہ اسلام کی حفاظت اور ترقی کے لئے دیوانہ وار کھڑے ہو جائیں۔

لیکن افسوس کہ اس بات کا اشارۃً بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ اور جب مسلمانوں کی یہ حالت ہو۔ اور وہ اسلام کی حفاظت اور اشاعت کے متعلق اس قدر غافل ہوں۔ تو کیوں نہ عیسائیت سرعت کے ساتھ آگے بڑھتی جائے۔ اور مسلمان کہلانے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی چلی جائے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے قلوب سے اسلام کی محبت اور الفت اسی طرح پرواز کر چکی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے اڑ جاتا ہے۔ انہیں اسلام کی حفاظت اور اشاعت کا خیال بھولے سے بھی نہیں آتا۔ ہاں وہ اس بات کے لئے ضرور تیار رہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ایک ہی جماعت جو اشاعت و حفاظت اسلام اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہے۔ اور جسے باوجود بے سروسامانی اور قلیل التعداد ہونے کے خدا تعالیٰ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی عظیم الشان کامیابیاں عطا کر رہا ہے۔ اور جس کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ اسے تبلیغ اسلام کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ اگر ممالک محروسہ کے مسلمان جماعت احمدیہ کو حیدرآباد میں عیسائیت کا مقابلہ کرنیکا موقعہ دیں۔ اور ضروری امداد دینے سے دریغ نہ کریں۔ جس کے لئے مقامی آدمی ہونے کی وجہ سے ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ تو احمدی مبلغین اس میدان میں بھی خدمات اسلام سرانجام دینے کے لئے آ سکتے ہیں۔ اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح یقینی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

احباب جماعت کو اخبارات کے ذریعہ یہ معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ احرار اور آریہ سماج نے پچھلے دنوں جماعت احمدیہ اور اسکی ذوا حترام ہستیوں کے خلاف کیا کچھ بدزبانیاں کیں۔ ہر مخلص فرد جماعت کا دل ان بدزبانیوں کی وجہ سے غیرت سے جوش کھا رہا ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کل اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے۔ کہ اس غیرت کا ٹھیک اظہار یہی ہے۔ کہ ہم اسکی وجہ سے اپنے کچھ ایام تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ اخلاص اور جوش سے بھری ہوئی تبلیغ کے ساتھ اپنے اس ابال کو نکالیں۔ جو احرار کی بدزبانی کی وجہ سے ہمارے دل میں جوش مار رہا ہے۔ پس ہر وہ احمدی جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اسکی ذوا حترام ہستیوں کے ساتھ دلی وابستگی رکھتا ہے۔ اور جس کا دل ان گالیوں کی وجہ سے جو احرار کی طرف سے نکالی جاتی ہیں۔ پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ وہ اپنے جوش اور غیرت کا ثبوت اس صورت میں دے۔ اور اپنی مصروفیتوں سے فراغت حاصل کر کے اپنے ایام کو تبلیغ میں لگائے۔ اور کچھ لوگوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ تا ہمارے دشمن کو یہ پتہ لگ جائے۔ کہ جس قدر وہ ہمیں گالیاں نکالتا ہے۔ اتنا ہی ہم قوت اور طاقت میں بڑھتے ہیں۔ (عباس احمدؐ مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

ایک ضروری اعلان

اکثر جماعتیں مناظروں یا جلسوں کی تاریخیں خود بخود مقرر کر کے عین وقت پر بذریعہ تار مبلغ طلب کرتی ہیں۔ یہ امر مرکز کے لئے نیز ان جماعتوں کے لئے بھی بعض دفعہ دقت پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان تاریخوں کا فیصلہ مرکز کی اجازت و رائے سے کیا جایا کرے۔ تا دقت پیش نہ آئے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

فضل عمر ہوسٹل یونین کا ہفتہ واری جلسہ

قادیان ۹ رمارچ۔ آج زیر صدارت چودھری محمدؐ علی صاحب ایم۔اے جلسہ منعقد ہوا۔ غلام احمدؐ صاحب گجراتی نے "نماز کی فضیلت" پر تقریر کی۔ حافظ عطاء الحق صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ "اسلام ہی دنیا میں بلند تر مذہب ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں تمام مذاہب مردہ ہیں"۔ اس کے بعد اطہر ظہور صاحب بٹ نے درثمین سے نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر صاحب نے اپنی مفید نصائح سے مستفید فرمایا۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم کی گئی۔ عبدالحمید حیدرآبادی سیکرٹری

جماعت احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ

خدا کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ شام چوراسی کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸ رمارچ بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مرکز سلسلہ سے مقتدر علماء تشریف فرما ہونگے۔ جلسہ کا ایک اجلاس پیشوایانِ مذاہب کی پاکیزہ سیرت پر تقاریر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ جس میں مختلف احباب تقاریر فرمائینگے۔ جالندھر و ہوشیارپور و کپورتھلہ کے اضلاع کے احمدی احباب سے خاص طور پر گذارش ہے۔ کہ جلسہ میں بکثرت شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ ریلوے سٹیشن شام چوراسی سے قصبہ شام چوراسی تک پختہ سڑک ہے اور طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک سواری کا اچھا انتظام ہے۔ قیام و طعام کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیں۔ (عبدالحکیم اسلم سکرٹری انجمن احمدیہ شام چوراسی)

بورڈنگ تحریک جدید کی طرف سے دعوت

قادیان۔ ۹ رمارچ۔ آج بعد نماز عصر بورڈران تحریک جدید و عملہ بورڈنگ نے مکرم مولوی نذیر احمدؐ صاحب مبلغ سیرالیون کے اعزاز میں اور جماعت دہم کے بورڈر طلباء کو الوداع کہنے کے لئے دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ناشتہ کے بعد طلباء کی طرف سے مختصر سا ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف اور ایک طالب علم نے تقریریں کیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ میں بھی دو سال اس بورڈنگ میں رہا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر میں اس میں نہ رہتا تو شاید مجھے خدمت اسلام کا موقع بھی نہ ملتا۔ آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں۔ جو یہاں رہتے ہیں۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ علم دین سیکھیں۔

جماعت دہم کے طالب علم نے اپنی تقریر میں شکریہ ادا کیا۔ اور طلباء کے پاس ہونے اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست دعا کی۔ یہ بھی بیان کیا۔ کہ اس سال میٹریکولیشن کے امتحان میں شریک ہونے والے قریباً سب کے سب طلباء ایسے ہیں۔ جنہوں نے خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔

آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی۔ جس میں طلباء کو نصائح فرمائیں۔

۱۱ رمارچ کا یوم تبلیغ اور احمدی احباب

۱۱ رمارچ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم احباب مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس دن زیادہ سے زیادہ غیر مسلم دوستوں تک پیغام حق پہنچائے۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

اُمّتِ محمدّیہ میں نبوّت کا انعام

نبوت لفظ نبأ سے مشتق ہے۔ جسکے معنے خبر کے ہیں۔ نبی (عبرانی نابی) لغتِ عرب میں امورِ غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانے والے کو کہتے ہیں۔ اصطلاحِ قرآنی میں ہر وہ شخص جو مخاطبہ و مکالمہ الہیہ سے مشرف ہو کر کسی خاص قوم یا اقوام کے نیک و بداعمال کی جزا و سزا کے متعلق قبل از وقت خبر دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بغرض ہدایت یا اتمامِ حجت مامور ہو کر آئے۔ نبی کہلاتا ہے نسبتی حیثیت کے لحاظ سے اسے رسول بھی کہتے ہیں۔

یہ امر محتاجِ وضاحت نہیں کہ قربِ الٰہی کے لحاظ سے نبوت ایک ایسا انعام ہے۔ جس سے محرومی (بفحوائے آیت لا یکلمھم ولا ینظر الیھم) ایک گونہ سزا ہے۔ اور امتِ محمدیہ کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا یا ایسے عقیدے کی تائید کرنا (کہ وہ اس انعام سے محروم ہے) گویا اللہ تعالےٰ کی ذات پر عدمِ ایفائے وعدہ (من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین ... الآیۃ) کا الزام دینا اور سردارِ امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کرنا بلکہ جمیع سلطانِ عالم (الاولین والآخرین) کے اس کثرت کے ساتھ نمازوں میں سورۃ فاتحہ کے ذریعے ایسی دعا مانگتے چلے آنے کے فعل کو عبث اور لغو حرکت قرار دینا ہے۔ خصوصاً جب متعدد آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی اور بزرگانِ سلف مثلاً ابن عربی۔ مولانا روم۔ ملا علی قاری۔ شیخ احمد سرہندی۔ شاہ اللہ دہلوی۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہ وغیرہ رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سب اسی عقیدے کے مؤید ہیں کہ امتِ محمدیہ میں نبوت بطور انعام جاری ہے۔ اور اس سے فیضانِ عام کا تو سوال ہی نہیں مورد اتم کی صورت میں بھی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہرِ خاتمیت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس کے ورود کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ضروری شرط ہے:۔

مزید براں انبیاءِ سابقین (مثلاً حضرت زرتشت حضرت دانیال حضرت عیسےٰ حضرت کرشن علیہم السلام) کی پیشگوئیاں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک نبی مبعوث ہوگا۔ جسے اس کی رسالت کی نوعیت کے پیشِ نظر مہدی مسیح نہہ کلنک اوتار (یعنی نبی معصوم) وغیرہ وغیرہ مختلف ناموں سے پکارا جائیگا۔

غلط فہمی

با ایں ہمہ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ جو بہتر فرقوں پر مشتمل ہے (مگر جوں جوں روشنی پھیلتی جارہی ہے۔ وہ گروہ گھٹتا جارہا ہے۔) اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ نبوت کا نور اب قطعاً بند ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ اب اسرائیلی عیسےٰ کے سوائے اور کوئی نہیں آسکتا۔ وہ بوقتِ ضرورت آکے امتِ محمدیہ یا دیگر اہلِ عالم کا بیڑا پار کریگا۔ اس پر عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ جب منصبِ نبوت کے اول و آخر عہدیدار عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ تو پھر نبوت کی اصلی اسامی کے مالک تو وہی ٹھہرے۔ بیچ کے وقفے میں کچھ عرصے کے لئے اگر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم آگئے تو کیا ہوا۔ ان کی حیثیت سوائے قائم مقامی کے اور نہیں ہو سکتی گویا ان کے اور ان کے ہمنواؤں کے بقول مستقل نبی عیسےٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ اور اب ان ہی کا دامن پکڑے۔ اور عیسائی بنے بغیر چارہ نہیں ہے۔ مگر افسوس ہمارے ان عیسائی نواز دوستوں پر جن کی رگِ حمیت نے پھر بھی جنبش نہ کھائی۔

غلط فہمی کیونکر پیدا ہوئی

اہلِ اسلام میں ایسی غلط خیالی کیونکر پیدا ہوئی۔ اس کے وجوہ حسبِ ذیل ہیں۔

اول حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد ان کے پیرؤوں نے انہیں اور پھر یہود نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اور پھر نصاریٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخر میں آنے والا نبی قرار دیکر اخیر میں آنے کو ان کی عظمت کا باعث سمجھا۔ اور اس آڑ میں مابعد کی نبوت سے انکار کر کے بزعمِ خود اس مصیبت سے چھٹکارا پا لیا۔ کہ کون نت نئے نبیوں کو تلاش کرتا پھرے۔ یہی راہ ان سہل انگار دوستوں نے بھی اختیار کرلی۔ اور اسی طرح منہ پر اڑ گئے۔ جس طرح موسوسہ بالا غیرمسلم فرقے اڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ نہ سوچا۔ کہ بھلا سب سے پچھلا مقام بھی کوئی عزت اور توقیر کا مقام ہوتا ہے۔ کیا خاندانِ مغلیہ کا آخری بادشاہ پیچھے آنے کی وجہ سے سب اگلے بادشاہوں سے سبقت لے گیا تھا۔ پھر کوئی ایسا بھی اہلِ فہم ہوگا۔ جو انبیاء علیہم السلام کی محفل میں صدارت کی کرسی کو چھوڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہ کرسی تلاش کرتا پھرے جو قطار کے آخری سرے پر پڑی ہو۔ اور پھر کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑائی اسی میں ہے۔ کہ آپ آخری کرسی پر بیٹھیں۔ پھر ایسے خوش فہم کی عقل کا کیا ٹھکانا کہ معراج اسریٰ کی رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو بیت المقدس میں جملہ انبیاء کی نماز میں امامت کرائیں۔ اور امام الانبیاء کہلائیں۔ مگر وہ خوش فہم اسی پر اڑے ہے۔ کہ نہیں نہیں انہیں تو پچھلی صف کے آخری سرے پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ بڑائی اسی میں ہے افسوس ایسی سمجھ پر۔

دوم۔ حضرت مسیح کے نزول کا جو احادیث میں ذکر آیا ہے۔ وہ قرآن سے واضح ہے کہ تمثیلی زبان میں ہے۔ مگر ان عیسائی نواز دوستوں نے اسے مسیح ناصری کے اوپر چسپاں کر کے اسے زندہ ثابت کرنے کی اتنی کوشش کی۔ کہ خواہ مخواہ عیسائیوں کی تائید میں آگئے۔ اور ان کے لئے موجبِ تضحیک ہوئے۔

سوم۔ پھر بجائے اس کے کہ اپنی غلط فہمیوں کی اصلاح کرتے۔ عناد کے مارے الٹا لفظ "خاتم النبیین" اور حدیث لا نبی بعدی اور لفظ آخر الانبیاء اور آیت الیوم اکملت لکم دینکم ... الخ میں اتممت علیکم نعمتی کی ایسی رکیک تاویلیں کرنے لگ گئے۔ جن سے بعض محکمات آیاتِ قرآنی کو بھی جواب دینا پڑا۔ بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے قول (قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ مجمع الانوار) اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صریح حدیث (لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً ابن ماجہ جلد ۱) کے زریں اصول کو پسِ پشت ڈال کے گمراہی کو خریدنا پڑا۔

قدرتِ الٰہیہ کا فیصلہ اور نبوت کے اقسام

حاکمِ حقیقی اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اسی کے فیصلے حقیقی فیصلے ہوا کرتے ہیں۔ اس نے اس چودھویں صدی ہجری میں ایک انسان کو مبعوث کر کے اپنا عملی فیصلہ سنا دیا۔ کہ جس شخص کو سابقہ پیشگوئیوں میں مسیح و مہدی و نہہ کلنک اوتار کہا گیا ہے۔ وہ ایک امتِ محمدیہ کا فرد یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے۔ اور یہ کہ نبوت کا جلالی پہلو جو تشریعی نبوت کا حامل تھا۔ اور اسی ذاتِ وحید کے لئے مختص تھا ختم ہے۔ مگر جمالی پہلو جسے رویاتِ الصالحات کہتے ہیں بطور انعام جاری ہے۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ نبوت کے حقیقی مالک تا قیامت اب وہی ذاتِ پاک ہیں۔ اس قسم کی نبوت کو اگر ظلی یا بروزی کہیں یا نبوت ولایت کہیں تو یہ سارے نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظلیت کی وجہ سے اسے بجتے ہیں۔ اس سیدھے سادے فیصلہ کو جو قدرتِ الٰہیہ کا فیصلہ تھا۔ اور جس نے ہر راز سے پردہ اٹھا دیا تھا۔ اگر قبول کر لیا جاتا۔ تو صدیقی ایمان والے کے لئے تو یہی کافی تھا۔ ورنہ مزید تدقیق کے لئے حدیث لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاء میں بین فیصلہ تھا۔ کہ صدیقی نبوت کی راہ بند نہیں ہے۔

ایک قرآنی حوالہ

پھر اگر صحیفۂ قدرت کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ اور قوانینِ قدرت کی سچی ترجمان کتاب (قرآن مجید) کی سورۂ فرقان رکوع آخری کی پہلی تین اور آخری آیت کو نظرِ تعمق سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ فضا میں روشنی کی بہم رسانی کے ذرائع اپنی نوعیت کے لحاظ سے تین ہیں یعنی جس طرح فضائے آسمانی کی تاریکی کو زمین والوں سے دور کرنے کے لئے بروج (ستارے) اور سراج (سورج) اور قمراً منیراً (بدر کامل) پیدا کئے گئے ہیں

اسی طرح چونکہ نبوت بھی ایک روشنی ہے۔ جو روحانی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اس کی فضا میں بھی تین ہی قسم کے ذرائع پیدا کئے گئے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔ اول انبیائے سابقین ہیں۔ جو بمنزلہ بروج کے انفراداً یا اجتماعاً اپنے اپنے حلقہ تعرف میں روشنی بہم پہنچاتے اور اپنی اپنی قوموں کے لئے شمع ہدایت بنے رہے۔ پھر شمسی نبوت کا دور آیا اور فضائے نبوت کے سورج (جنہیں قرآن مجید میں سراجاً کہا گیا ہے۔) حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جلوہ گری ہوئی تو ان کے نور نبوت کے سامنے انبیائے سابقین کی نبوتوں کے انوار کا کلی طور پر خاتمہ ہوگیا اور وہ اس طرح بیکار ہو گئے۔ جس طرح سورج کے سامنے ستاروں کی روشنیاں بیکار اور کالعدم ہو جاتی ہیں۔ صرف رہی تو اسی ذات وحید کی روشنی باقی رہی جو قانون الہیٰ کے مطابق پہلے تیئیس سال تک براہ راست پڑی اور پھر بالواسطہ پڑنی شروع ہوئی اور تاقیامت پڑتی رہیگی۔ بلاواسطہ یعنی براہِ راست تو ان کے صحابہ اور اہل بیت کرام پر پڑی جس سے سنت نبوی کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ آکر ایسی کامل اور مکمل شریعت چھوڑ گئی جسے لے کر ہر زمانے اور ہر ملک اور ہر قوم کا ہر چھوٹا بڑا قوانین شرع کے لحاظ سے بے نیاز ہو گیا اور ہے۔

پھر بالواسطہ کے لئے نبوت کی تیسری قسم (یعنی ظلی نبوت) ظاہر ہوئی یعنی جس طرح چاند سورج سے نور حاصل کرتا ہوا عرجون القدیم کی سی حالت سے اٹھ کر ترقی کی منازل طے کرتا ہوا چودہویں رات کو اپنے مطاع کے پورا ہمشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محمدی نورِ نبوت بھی ائمہ مجددین کے ذریعے ہر صدی کے سر پر ضَو فشاں ہوتا ہوا چودہویں صدی ہجری میں آکے اپنے کمال کو پہنچا اور اپنے مطاع سے مشابہت تامہ پیدا کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے صدیقیت کے مقام پر ہو کر من ہمانم من ہمانم من ہماں کا نعرہ زن ہوا۔

ظلی نبوت کا کمال اور حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ

یہی غیر تشریعی نبوت ہے جو دلائل قاطعہ سے واضح ہے۔ کہ محمدی نبوت کا انعکاس ہے۔ اور امت محمدیہ میں بطور انعام جاری ہے۔ اسی کو رویا ر الصالحات کہتے ہیں اور یہی وہ انعام ہے۔ جس کے حصول کے لئے دعائیں ہوتی رہیں اور ہوتی رہنگی (انہی دعاؤں میں جو امت کے انعام کے حصول کے لئے تھیں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابہ بھی شامل رہے حالانکہ وہ ذات پاک کمالِ نبوت کو بدرجۂ اتم پا کر ممتاز ہو چکی تھی) اور اسی ظلی نبوت کے مورد اتم (چودہویں صدی کے مجدد اور فضائے نبوت کے بدر کامل) سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ وعلےٰ مطاعہ السلام ہوئے جن کا دعویٰ رسالہ سراج منیر میں ان کے اپنے الفاظ میں یوں درج ہے۔

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را براو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود ازہماں جائے بود
یک قدم دُوری ازاں روشن جناب
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

حقیقی اور غیر حقیقی نبوت

مندرجہ بالا امثال کو سنکر بعض سطحی نظر کے لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ یہ تو پھر غیر حقیقی نبوت ہوئی کیونکہ قمر کی روشنی اس کی اپنی روشنی نہیں ہے۔ پھر اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے اسے اعزازی نبوت کا نام دے کر کہتے ہیں کہ یہ تو ایسی ہے جیسے فی زمانہ خان بہادر رائے بہادر وغیرہ خطابات ہوا کرتے ہیں۔ ایسے منطقیوں سے کوئی پوچھے کہ آپ کو اگر آنریری مجسٹریٹ بلا اختیارات بنا دیا جائے۔ تو کیا یہ انعام آپ کو پسند ہوگا۔ تو وہ اُسے تمسخر سمجھیں گے اور کہینگے کہ ایسا انعام تو بے حقیقت ہے یعنی ایسا کون شخص ہے۔ جو اپنے آپ میں آنریری مجسٹریٹ بلا اختیارات نہیں ہے۔ اس پر ان سے ہماری درخواست ہوگی۔ کہ وہ اسی طرح اعزازی نبی (یعنی نبی بلا نبوت) کی کیفیت پر بھی غور فرمائیں اور بتائیں کہ کیا ایسی بے معنے بات کرنا اور پھر اسے درگاہ رب العزت کی طرف (جہاں سے نبی آتے ہیں) منسوب کرنا بے ادبی نہیں ہے۔

چاند کی روشنی بیشک اس کی اپنی نہیں مگر اس کے حقیقی ہونے میں کیا شبہ ہے۔ وہ حقیقی روشنی ہے۔ اور یقیناً حقیقی ہے۔ وہ آفتاب سے آتی ہے۔ اور آفتاب کی روشنی کے ہی جملہ خواص اس کے اندر ہوتے ہیں۔ سپیکٹرم پر ڈال کے اسے دیکھ لیا جائے وہ قوس قزح کے رنگ اس کے شاہد ہیں۔ بواسطہ قمر آنے سے اس کی نوعیت میں فرق نہیں آجاتا۔ ہاں اتنا ہوتا ہے۔ کہ غلامی کی شفق کے نیچے آکر اس کی حرارت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اس میں نِرا جمالی ہی جمالی رنگ رہ جاتا ہے۔ قمراً منیراً کی قرآنی مثال نے اس راز کو ایسا حل کیا ہے۔ کہ اب اس کا سمجھنا مشکل نہیں رہا ہے۔ یہ محمدی نبوت کے جمالی انوار ہی ہیں۔ جو چودہویں صدی کے مجدد کے ذریعے اہل عالم پر پڑ کر تابع اور متبوع کی شان کو وضاحت سے بتا گئے ہیں۔ اور ڈنکے کی چوٹ سنا گئے ہیں کہ تابع اپنے متبوع سے جدا نہیں ہے۔ بلکہ یک جان اور دو قالب ہے۔

بعض لوگ یوں بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ کیا انعام ہے۔ کہ ملا ایک شخص کو۔ نام ساری امت کا ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک مخاطب ساری امت ہی ہے۔ اور اس کے نیک افراد اس کے افاضۂ عامہ سے خالی نہیں ہیں۔ مگر موردِ کمال ایک ہی فرد ہوا کرتا ہے ٹھیک اس طرح جیسے قوم میں بادشاہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر شرف ساری قوم کو ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ نبوت قمری ہے۔ اور قمر کی منازل میں سے صرف ایک ہی رات ہے۔ جس میں قمر کو سورج سے مشابہت تامہ حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ قد و قامت کے لحاظ سے اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اپنے مطاع کے جسم کے ہر حصے سے نور کو اپنے جسم پر لے اور اسے اہل عالم کی طرف منعکس کرے۔

پس صرف ایک ہی فرد (یعنی چودہویں صدی کے مجدد) ہی کی شان کے شایاں تھا کہ وہ اپنے مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمالِ صدیقیت کے مقام پر ہو کر نبوت کی شان کو پاتا اور صدیقاً نبیاً (یعنی امتی نبی) کہلاتا۔ ورنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری پر معیار نبوت اتنا بلند ہو گیا تھا کہ اب نبی کا نام پانا اور پھر اس کے نیچے رسالت الی کل الاقوام کے اہم فرض کو بجا لانا ناممکن تھا۔ فتفکروا۔

خاکسار:۔ غلام حسین بی اے ایس ٹی
دار الفضل قادیان

ولولہ

بیتاب ہیں پردوں میں درخشندہ بہاریں
گرتی ہوئی دیوار ہے اسلام کی دنیا
خود ڈوب کے ہم بیخودیٔ شوق میں یکسر
جھلکا تھا جو فاراں پہ بصد تمکنتِ حُسن
سنگِ درِ محمود پہ جھک جائے زمانہ
ہر سرکش و مغرور کی گردن کو کریں خم
ساقی کی نگاہوں سے ہر اک آنکھ ہو مخمور
دنیا میں رہیں پر نہ ہو کچھ اس سے سروکار
آئیں نہ کبھی یاس کی بے کیف سی گھڑیاں
تاریک فضاؤں کو کریں نور میں مدغم
جس لہجے پہ ہو ذوق سماعت بھی نچھاور

آ ہمسفرِ شوق رخِ دہر نکھاریں
ہم خون سے اسلام کی دنیا کو سنواریں
ڈوبی ہوئی ناؤ کو کسی طرح ابھاریں
دل میں اسی جلوے کے تصور کو اتاریں
اس ولولہ و شوق میں ہم عمر گذاریں
مظلوم کے احساس کو دنیا میں ابھاریں
ہر دل پہ پڑیں رحمتِ یزداں کی پھواریں
دنیا کی ہر اک چیز سے عقبیٰ کو سنواریں
کچھ اس طرح ہم ولولۂ دل کو ابھاریں
چھا جائیں خرابات پہ ہم بن کے بہاریں
اس لہجۂ شیریں میں زمانے کو پکاریں

اب دل میں یہی ولولہ ہر شام و سحر ہے
شاید مری جانب مرے ساقی کی نظر ہے

نسیم سیفی بی اے (واقف زندگی)

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا ورودِ انگلستان

لنڈن میں جناب چودھری صاحب کی دینی اور ملکی خدمات میں مصروفیت

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ اور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔ سر ظفر اللہ خاں صاحب ۲۵ جنوری کو کراچی سے روانہ ہوئے۔ اور ۲۷ جنوری کی شام کو انگلستان پہنچ گئے۔ ۲۸ جنوری کی صبح کو لنڈن پہنچے۔ اور ریلوے سٹیشن سے سیدھے دار التبلیغ تشریف لائے۔ اس دفعہ آپ کی صحت ۱۹۴۳ء کی نسبت سے جب کینیڈا سے ہوکر یہاں تشریف لائے تھے۔ زیادہ اچھی ہے۔ آپ سے قادیان دار الامان کے حالات معلوم ہوئے۔

ایک لارڈ کو تبلیغ

۲۹ جنوری کو آپ لنڈن سے باہر اپنے ایک دوست لارڈ بلینز برگ Blanes Burgh کے پاس گئے۔ اور دو روز ان کے ہاں قیام کیا۔ جمعہ کے روز میری درخواست پر آپ نے نماز جمعہ پڑھائی خطبہ میں اعمال صالحہ کی ضرورت اور آخرت کے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے لارڈ موصوف کا ذکر کیا۔ کہ انہوں نے اس مرتبہ مجھ سے کہا۔

کہ میں جب اپنی ساری زندگی اور ان کاموں پر نظر ڈالتا ہوں۔ جو اس لمبی زندگی کے دوران میں میں نے کئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ ان کا مجھے آئندہ کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ بالکل بے قیمت اور حقیر معلوم ہوتے ہیں۔ اور جب آخرت کے متعلق غور کرتا ہوں۔ تو جو نقطۂ نظر عیسائیت نے اس کے متعلق پیش کیا ہے۔ وہ معقول نہیں معلوم ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ انہی مادی اجساد کے ساتھ حشر ہوگا۔ حالانکہ بعض جسموں کو جلا دیا جاتا ہے۔ بعض کو مچھلیاں کھا جاتی ہیں۔ نیز یہ بھی سمجھ نہیں آتا۔ کہ مسیح جب زندہ ہو کر قبر سے نکلے۔ تو وہ اس مادی جسم کے ساتھ تھے۔ تو پھر وہ کیا ہوئے۔

چودھری صاحب نے فرمایا۔ کہ میں تقریباً پندرہ بیس سال سے ان سے واقف ہوں۔ اور اپنے علم کی بنا پر جانتا ہوں۔ کہ ان کے سب دوست ان سے خوش ہیں۔ اور خود بھی صاحب ثروت ہیں۔ اور دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو انہیں ہر قسم کی آسائش و راحت کے سامان حاصل ہیں۔ اور اب ان کی عمر تقریباً چوراسی برس کی ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں دل میں اطمینان نہیں ہے۔ جو ایک حقیقی مومن کو ہوتا ہے۔

آپ نے دونوں سوالوں کے جوابات دیئے۔ مسیحؑ کے قبر سے زندہ اٹھنے کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ ہمیں تو اس میں کوئی مشکل نہیں دکھائی دیتی۔ وہ صلیب سے جب اتارے گئے۔ تو وہ مردہ نہ تھے۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں تھے۔ جب افاقہ ہوا۔ تو قبر سے نکل آئے۔ اور کچھ مدت پوشیدہ طور پر وہاں ٹھیرے۔ اور پھر وہاں سے ہجرت کر گئے۔ اور پھر طبعی وفات پائی۔ آخرت کے متعلق آپ نے تفصیل سے بتایا۔ کہ جو جسم آخرت میں ملے گا۔ وہ یہ مادی جسم نہ ہوگا۔ یہ تو اس دنیا میں بھی بدلتا رہتا ہے۔ یہ مادی جسم تو عالم مادی کے ماحول کے مناسب ملا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر عالم مادی کی اشیاء سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا۔ لیکن عالم آخرت مادی نہیں بلکہ روحانی ہوگا۔ اس لئے وہاں جو جسم ملے گا۔ وہ اس عالم کے ماحول اور اشیاء کے مناسب حال ہوگا۔ بہر حال روح ایک ایسی چیز ہے۔ جو بغیر جسم کے نہیں پائی جا سکتی۔ اور نہ ہی اسکی قابلیتوں کا اظہار بغیر اس کے ہو سکتا ہے۔ اور اگلے جہان میں جو جسم ملے گا۔ وہ اس جہان کی اشیاء اور ماحول کے مطابق ہوگا۔ گو اسکی کیفیت ہم نہ معلوم کر سکیں۔ بہرحال وہ موجودہ مادی جسم نہ ہوگا۔

لارڈ بلینز برگ نے کہا۔ آپ کے جوابات نہایت تسلی بخش اور قابل تسلیم ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد دوستوں نے چودھری صاحب سے سوالات کئے۔ جن کے آپ نے جوابات دیئے۔ اقتصادیات کے متعلق جو اسلام کی تعلیم ہے۔ اسے تفصیل سے بیان فرمایا۔ اور یہ سلسلہ گفتگو شام تک جاری رہا۔ اس کے بعد پھر چودھری صاحب لارڈ موصوف کی دعوت پر دوبارہ ملنے کے لئے گئے۔ اور تین دن ان کے پاس قیام کیا۔ انہیں سلسلہ کی کتابیں دیں۔ جن کے متعلق انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ان کا مطالعہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حق کے قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کانفرنس کی افتتاحی میٹنگ

کامن ویلیتھ ریلیشنز کانفرنس جس میں شمولیت کے لئے ہندوستانی نمائندوں کے لیڈر ہو کر جناب چودھری صاحب تشریف لائے۔ اسکی افتتاحی میٹنگ ۱۷ فروری کو ہوئی۔ جس میں آسٹریلیا۔ ساؤتھ افریقہ۔ کینیڈا وغیرہ کے نمائندے بھی بولے۔ جناب چودھری صاحب نے بھی تقریر کی۔ اخبار روزانہ سٹار نے چودھری صاحب کی تقریباً ساری تقریر شائع کی ہے۔ اور دوسری تقریروں کے چند فقرات درج کئے ہیں۔ اتوار کے اخبارات میں بھی چودھری صاحب کی تقریر کا خاص طور پر ذکر کیا گیا۔ چودھری صاحب کا حلقۂ احباب اتنا وسیع ہے۔ کہ ایک دو ماہ کا عرصہ تو ان سے ملنے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا۔ جس روز سے تشریف لائے ہیں۔ رات دن مصروف ہیں۔ ایک طرف آفیشل دعوتیں اور دوسری طرف دوستوں کی طرف سے دعوت نامے پے در پے آرہے ہیں۔

تین انگریزوں کا قبول اسلام

ایام زیر رپورٹ میں مسٹر بلینز بنیس جماعت میں داخل ہوئے۔ پہلے انہوں نے ہائڈ پارک میں مباحثات سنے۔ پھر مسجد میں آئے۔ اور گفتگو کی۔ کتابیں بھی مطالعہ کے لئے لے گئے۔ برادرم عبد العزیز ان سے ملتے رہے۔ "احمدیت حقیقی اسلام ہے" پڑھ کر بہت متاثر ہوئے۔ اور کہا۔ کہ جس خوبی و لطافت اور عمدگی سے اسلام کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ میں نے کسی اور کتاب میں نہیں دیکھا۔ پھر مختلف اوقات میں سوالات کے جوابات دریافت کرتے رہے۔ آخر ۲ فروری کو بیعت فارم پُر کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ اور اسی روز مسٹر ولیپرز بھی جماعت میں داخل ہوئے وہ ایک عمر رسیدہ انگریز ہیں۔ پہلے پہل حضرت مولوی شیر علی صاحب سے ملتے تھے۔ جبکہ مولوی صاحب لنڈن میں تشریف رکھتے تھے۔ تیسرے ایک عورت نے جو ستر سال کی ہے۔ لکھا۔ کہ اب میں نرسنگ ہوس جا رہی ہوں۔ پتہ نہیں۔ کہ میں پھر زندہ واپس آؤں گی یا نہیں۔ اس لئے میں اس امر کا اظہار کر دینا چاہتی ہوں۔ کہ میرے دل میں اسلام کی صداقت کے متعلق پورا اطمینان ہے۔ خدا ایک ہے۔ اور محمدؐ اس کے رسول ہیں۔ اور اس کے ساتھ میں مسجد لنڈن کو اپنے تصور میں دیکھتی ہوں۔

جب مجھے خط ملا۔ تو میں نے اپنے ایک دوست عبد الوہاب خاں صاحب کو اس کے مکان پر بھیجا۔ لیکن وہ وہاں سے نرسنگ ہاؤس جا چکی تھیں۔ نرسنگ ہوس میں نے خط لکھا۔ جس کے جواب میں انہوں نے لکھا۔ کہ مجھے آپ کے خط سے بہت تسلی ہوئی ہے۔ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پھر میں اور برادرم عبد العزیز صاحب اسے نرسنگ ہوس جاکر ملے۔ اور اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ جب اس نے مجھ سے سنا۔ کہ وہ مسلمان ہو سکتی ہے۔ تو وہ بہت خوش ہوئی۔ اور بیعت فارم پر کر کے سلسلہ میں داخل ہو گئی۔ چند اور اشخاص بھی زیر تبلیغ ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور دوسروں کو حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ضروری تجارتی اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ اپنے اپنے حلقہ کے تمام احمدی صناع و تجار کی مکمل فہرست تاجر کا مکمل پتہ و کاروبار کی نوعیت اور دیگر ضروری کوائف درج ہوں۔ تیار کر کے فوراً دفتر تحریک جدید سیکرٹری تجارت کے نام ارسال فرمائیں۔ انفرادی طور پر اطلاعات بھیجی جا چکی ہیں۔ تاہم اگر کسی امیر یا پریذیڈنٹ کو اطلاع نہ ملی ہو۔ تو اس اعلان کو دیکھ کر جلد مکمل فہرست تیار کر کے بھجوا دیں۔ (سیکرٹری تجارت تحریک جدید قادیان)

اسلامی اصول کی فلاسفی

مجلس خدام الاحمدیہ کے امتحان کے لئے دوست کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" دفتر نشر و اشاعت قادیان سے طلب فرماویں۔ قیمت فی نسخہ ۸ر (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

کمیونزم کا خطرہ کیسے دور ہو سکتا ہے

گو کمیونزم کہتا ہے کہ اس کا تعلق صرف دنیا کے اقتصادی نظام کے ساتھ ہے۔ اور کہ اسے مذہب میں دخل اندازی سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ روسی نظام حکومت میں مذہب کے لئے قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ پس اس سے پہلے کہ یہ باطل نظام ہندوستان میں طاقت پکڑے۔ ہر احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہندوستان کی اکثریت کو اسلام اور احمدیت کی حقیقی تعلیم پر قائم کر دے۔ تا لوگ اشتراکیت کے گمراہ کن پراپیگنڈا کے فریب میں نہ آئیں۔

فروری میں کل ۲۶۵ نئے افراد داخل احمدیت ہوئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ تعدادِ بیعت میں اضافہ کے لئے ابھی کتنی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مہینہ میں ضلع گورداسپور اول۔ پراونشل بنگال دوم اور ضلع گوجرانوالہ سوئم ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں میں سے مانگٹ اونچے۔ پیرکوٹ اور مدرسہ چٹھہ بیعت میں اضافہ کے لئے خاص جدوجہد کر رہی ہیں۔ ان کی مساعی قابل شکریہ ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتوں کا نقشہ بیعت پیش ہے۔

نورالدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم تبلیغ تا ۲۸ تبلیغ ۱۳۲۴ھش

اس میں صرف دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان بذریعہ تبلیغ مقامی	۱۰۴	۲۵	کرڈاپلی - اڑیسہ	×	۴۹	ونجواں ضلع گورداسپور	×
۲	لاہور	۲	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۵۰	فیروزپور	×
۳	کریام ضلع جالندھر	×	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×	۵۱	سامانہ محمود پور (ریاست پٹیالہ)	۹
۴	دہلی	×	۲۸	پراونشل بنگال	۲	۵۲	غوث گڑھ ایچی ڈہ (" ")	۴
۵	سیالکوٹ	۲	۲۹	گنج مغلپورہ	×	۵۳	بھاگلپور سٹی	×
۶	حیدرآباد دکن	۱	۳۰	پاڑی پورچک امرچ (کشمیر)	×	۵۴	کپورتھلہ	×
۷	کلکتہ	۳	۳۱	رشی نگر (کشمیر)	×	۵۵	کوئٹہ	×
۸	کیرنگ (اڑیسہ)	۴	۳۲	دوالمیال ضلع جہلم	×	۵۶	چانگریاں مانگا ضلع سیالکوٹ	۳
۹	ناسنور - کشمیر	۳	۳۳	داتہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	۲	۵۷	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	۱۲
۱۰	ستکار ضلع گورداسپور	۱	۳۴	چک سکندر مع متصلات ضلع گجرات	×	۵۸	عزیزپور ڈگری ضلع سیالکوٹ	×
۱۱	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	×	۳۵	سڑوعہ ضلع ہوشیارپور	×	۵۹	جھنڈہ ضلع سیالکوٹ	۴
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	×	۳۶	گھنیکے ججہ ضلع سیالکوٹ	×	۶۰	لالہ موسےٰ ضلع گجرات	×
۱۳	ادرحماں ضلع سرگودھا	×	۳۷	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	×	۶۱	کھنہ پور کشمیر	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×	۳۸	تگریا برائے - اڑیسہ	×	۶۲	محمد آباد سٹیٹ - سندھ	۲
۱۵	امرتسر	×	۳۹	شاہدرہ - لاہور	×	۶۳	خانانوالی - میانوالی - بکوٹ	
۱۶	سونگڑہ - اڑیسہ	×	۴۰	جہلم	۱		باجوہ - ضلع سیالکوٹ	×
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں	×	۴۱	بمبئی	۱	۶۴	شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	×
۱۸	محمود آباد ضلع جہلم	×	۴۲	کھیوہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ	۴			
۱۹	گوئیکے ضلع گجرات	×	۴۳	یادگیر - دکن	×	۶۵	چندرکے منگولے ضلع سیالکوٹ	×
۲۰	کنانور - مدراس	×	۴۴	چھچھی ضلع گورداسپور	×			
۲۱	چارکوٹ - کشمیر	×	۴۵	گجرات	×	۶۶	ملتان	×
۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۶	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں	×	۶۷	ناصر آباد - سندھ	×
۲۳	اٹھوال ضلع گورداسپور	۳	۴۷	[illegible] ضلع ہوشیارپور	×	۶۸	پنکال اڑیسہ	×
۲۴	موسیٰ بنی مائنز - بہار		۴۸	کراچی		۶۹	مجوکہ ضلع سرگودھا	×

رشی نگر (کشمیر) کے مظلوم احمدی

رشی نگر (تحصیل کولگام) کشمیر میں ایک گاؤں ہے جہاں احمدیوں کی آبادی اکثریت میں ہے۔ ڈوگرہ حکومت کی آمد کے وقت سے یہاں دو تین گھر ہندو ڈوگروں کے آباد ہیں۔ جنہیں ڈوگرہ حکومت نے اس علاقہ میں جاگیر عنایت کر رکھی ہے۔ عام طور پر اس علاقہ میں ہندو ڈوگروں کو جاگیریں دینے کا مقصد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ان علاقوں کے مسلمانوں کو اپنے دستِ تعدی سے دبائے رکھیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دارالحکومت سے دور مقامات پر اکثر یہ جاگیردار اس فرض کو پورے طور پر ادا کر رہے ہیں۔ رشی نگر کا جاگیردار ذیلدار ٹھاکر امر سنگھ ہے۔ اس کے لڑکوں نے احمدیہ مسجد رشی نگر کی مقبوضہ زمین کے ایک ٹکڑے پر جبراً اپنی دکان جون ۱۹۴۳ء میں بنانی چاہی۔ جماعت کی طرف سے اطلاع ملنے پر خاکسار اور خواجہ غلام نبی صاحب گلکار گئے۔ اور ٹھاکر امر سنگھ صاحب کو بھی سمجھایا۔ ٹھاکر صاحب نے یہ ظاہر کیا کہ یہ کام ان کے لڑکوں کا ہے انہیں بھی سمجھایا جائے۔ ہم نے ان کے لڑکوں کو بلا کر بھی سمجھایا۔ انہوں نے کہا آپ اگر یہاں سے ایک آدھ روز کے لئے چلے جائیں۔ تو ہم از خود ان لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اس جگہ کو چھوڑ دیں گے۔ اگرچہ ان کا یہ مطالبہ ناجائز تھا تاہم اس خیال سے کہ معاملہ آسانی سے سلجھ جائے میں اور گلکار صاحب آسنور چلے گئے۔ اگلے روز صبح ہمیں اطلاع ملی کہ ٹھاکر صاحب اور ان کے لڑکوں نے بجائے سمجھوتہ کرنے کے ارد گرد سے چالیس پچاس غنڈے جمع کر لئے اور اپنی دوکان کی تعمیر کو مکمل کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ احمدی اس وقت متفرق تھے۔ اور اپنے کاموں پر باہر گئے تھے۔ اس لئے ان کا ارادہ تھا کہ جھگڑے کی صورت پیدا کر کے اور احمدی گھروں پہ حملہ کر کے انہیں نقصان پہنچائیں۔ رشی نگر پہنچ کر میں نے گاؤں میں موجودہ احباب کو صبر کی تلقین کی۔ اور گلکار صاحب کو شوپیاں افسران مجاز کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا۔ انہوں نے منصف و پولیس کو اطلاع دی مگر اس روز ان میں سے کوئی نہ آیا۔

اگلے روز بھی صبح تک جب پولیس نہ آئی تو آسنور کے احمدی نوجوان بھی احمدیان رشی نگر کی امداد کے لئے آ گئے۔ اور رشی نگر کے احمدیوں نے باہر مجبوری اپنے حق کی حفاظت کا تہیہ کرتے ہوئے اپنی جگہ پر عمارت بنانی شروع کر دی اسی اثناء میں سب انسپکٹر پولیس شوپیاں بھی آ گئے اور ارد گرد کے بعض ہندو و مسلم سرکردہ اصحاب بھی اس ہنگامہ کی خبر سن کر پہنچ گئے۔ جب ان کے سامنے ٹھاکر امر سنگھ کی ایک دستخطی تحریر پیش کی گئی جس میں اس جگہ کو مسجد احمدیہ رشی نگر کی مقبوضہ تسلیم کیا گیا تھا۔ تو سب نے ٹھاکر امر سنگھ کو ملامت کی۔ اور اس نے پولیس کے سامنے اسے مسجد کی مقبوضہ زمین تسلیم کر کے اس پر سے اپنی تعمیر کردہ عمارت اٹھا لینے کا وعدہ کیا جو اس نے کئی ماہ کے بعد کئی ایک سرکاری افسروں کے زور دینے پر پورا کیا۔ جاگیردار اور اس کے لڑکے اس کے بعد احمدیوں کو تکالیف دینے اور ان پر زیادہ ظلم کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ علاوہ دیگر مظالم کے ایک احمدی کا مکان اس واقعہ کے دو تین ماہ بعد جلوا دیا۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس شوپیاں نے چند اشخاص کو ملزم قرار دے کر اس مقدمہ کو قابلِ چالان قرار دیا۔ مگر چالان کا تو کوئی پتہ نہ چلا اس دیانت دار افسر کو تبدیل کر دیا گیا۔ اور وقوعہ کے گواہوں پر جاگیردار پارٹی کی شہ پر پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ چلوا دیا۔ جو کچھ عرصہ کے بعد خارج ہو گیا۔

احمدیوں کی طرف سے گاؤں کے نمبردار کے خلاف اخذِ ناجائز کی شکایات کی بنا پر درخواست کی گئی۔ باوجودیکہ احمدیوں نے لوکل افسروں کی مخالفت کے باوجود اس کیس کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ مگر تا حال اس ضمن میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ایسا ہی ٹھاکر امر سنگھ کی سینہ زوریوں کے خلاف جو درخواست احمدیوں نے افسران بالا کے پاس دی تھی۔ احمدیوں کے شہادتیں لے جانے کے باوجود اس افسر نے (جس کے سپرد یہ تحقیقات کی گئی ہے) شہادتیں نہیں لی تھیں۔

ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں ایک سرکردہ احمدی غلام قادر صاحب (قائد خدام الاحمدیہ رشی نگر) اور چند ایک اور دوستوں کے خلاف ٹھاکر امر سنگھ نے ہتک عزت کا مقدمہ منصفی شوپیاں میں دائر کیا۔ مگر جب سمن آئے تو ان دوستوں کو اطلاع دیئے بغیر ٹھاکر امر سنگھ نے پیادہ

سے یہ لکھوا دیا۔ کہ تعمیل سے انکاری ہیں۔ اس پر عدالت نے وارنٹ باضمانت حاضری کے لئے جاری کر دیئے۔ ان وارنٹوں کو لے کر جو سپاہی آیا۔ اس نے ٹھاکر امر سنگھ کے ایماء سے دہوکہ دے کر غلام قادر صاحب کو ہتھکڑی لگا لی۔ اس سے جب وارنٹ دکھلانے کا مطالبہ کیا گیا۔ تو اس نے انکار کیا۔ اتفاقاً مولوی عبد الغفار صاحب مدیر اخبار اصلاح بھی اس وقت وہاں پہنچ گئے۔ ان کے مطالبہ کرنے پر بھی اس سپاہی نے وارنٹ دکھلانے سے انکار کر دیا۔ آخر شوپیاں جا کر درخواست دینے پر غلام قادر صاحب کو ضمانت پر رہا کرایا گیا۔

حال ہی میں جماعت رشی نگر کے پریذیڈنٹ خواجہ عبد السبحان صاحب اور ایک اور دوست کو ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت اس بنا پر گرفتار کیا گیا۔ کہ وہ مجوزہ کی لکی اس کے فراہم کرنے کے مقام پر بھجوا رہے تھے۔ (مجوّزہ کشمیر میں اس اناج کو کہتے ہیں۔ جو حکومت کو سستے نرخوں پر زمیندار مہیا کرتے ہیں) گویا کہ احمدیوں کا سرکاری ڈیوٹی ادا کرنا بھی جرم ہے معلوم ہوا ہے کہ اس گرفتاری کے روز ٹھاکر امر سنگھ کے لڑکوں نے بہت خوشیاں منائیں۔ اور ایسے رنگ میں ان کا اظہار کیا کہ اگر احمدی انتہائی صبر سے کام نہ لیتے۔ تو یقیناً فساد ہو جاتا۔ میں جماعت رشی نگر کے احمدیوں کو اس بنا پر مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ ان سے ان کے مخالف وہی سلوک کر رہے ہیں۔ جو انبیا کی جماعتوں سے ہوتا ہے۔ اور انہیں پورے صبر و تحمل کے اظہار کے ساتھ اپنے مولا کے حضور جھکنے کی تلقین کرتا ہوں۔ وہاں میں احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے کشمیر کے ان غریب اور مظلوم بھائیوں کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

میں سری مہاراجہ بہادر کی حکومت اور حکام متعلقہ سے بھی استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ انصاف سے کام لے کر غریب اور مظلوم احمدیوں کی داد رسی کریں۔ اور ٹھاکر امر سنگھ کے مظالم سے انہیں بچائیں۔

(خاکسار عبد الواحد امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

اکسیر اٹھرا

اٹھرا کی بیماری کے لئے نہایت مجرب دوا ہے۔ بے اولاد عورتوں کی گود ہری کرتی ہے۔ قیمت سوا روپیہ (عہ) تولہ

خان عبد العزیز خان حکیم حاذق
طبیہ عجائب گھر قادیان

دواؤں کے کنٹرول کے داموں کی نئی فہرست

دوائیں کے کنٹرول آرڈر کے تحت مقرر کئے ہوئے انتہائی داموں کا نیا ترمیم شدہ شیڈیول یا فہرست شائع ہو گئی ہے۔ اب لائسنس یافتہ دوکاندار یہ نئی فہرست اپنی دوکانوں پر لگائیں گے۔ خریداروں کو چاہیئے کہ دوا خریدنے سے پہلے نئی فہرست کو دیکھ لیں۔ قیمتوں کی تفصیل اور انڈیکسوں کے علاوہ اس شیڈیول میں دوائیں تیار کرنے اور درآمد کرنے والوں کی فہرست صوبوں اور ضلعوں کے لائسنس دینے والے حکام کی فہرست ان ریاستوں کے نام جنہوں نے "ڈرگز کنٹرول آرڈر" نافذ کر لیا ہے۔ اور قیمتوں کی فہرست پر تشریحی نوٹ بھی موجود ہے قیمت ۶ آنے مع محصول ڈاک۔

یہ شیڈیول منیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز۔ دہلی اور صوبجاتی حکومتوں کے بک ڈپو نیز ان ایجنٹوں سے مل سکتا ہے جنہیں سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت ہے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز، نئی دہلی نے شائع کیا۔

1602

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سروس کمیشن لاہور

دفتر فنانشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکونٹس آفیسر این ڈبلیو۔ ریلوے لاہور اور ڈویژنل اکونٹس کے دفاتر واقع دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی۔ ملتان۔ کوئٹہ راولپنڈی۔ لاہور اور مغلپورہ میں روٹین اکونٹس کلرکوں کی آسامیوں پر تقرری کیلئے مطبوعہ فارموں پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مبلغ ایک روپیہ قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں مورخہ ۳/۴۵ تک پہنچ جانی چاہئیں۔ امیدوار کون سے دفتر میں کام کرنے کو ترجیح دینگے یہ بات واضح طور پر درخواستوں میں لکھ دینی چاہئیے۔ اس کے بغیر کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔ پُر کی جانے والی عارضی آسامیوں کی تعداد ذیل میں درج ہے۔

(i) فوری اسامیاں ۵۰ } ۳۳ آسامیاں مسلمانوں
(ii) ویٹنگ لسٹ پر رکھے } ۱۔ اینگلو انڈین اور
جانے والی تعداد ۲۰ } ہندوستان میں رہائش پذیر یورپینوں ۵۔ سکھوں۔ پارسیوں اور انڈین کرسچنوں اور اچھوت اقوام کے لئے ریزرو ہیں۔

ان کے علاوہ ۲۰ قابل امیدواروں (۱۲ مسلم دو سکھ۔ پارسی و انڈین کرسچن ۵ اچھوت اقوام ۵ بغیر ریزرو) کے نام ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائینگے۔

قابلیت کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا امتحان میٹریکولیشن جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کوئی امتحان پاس کیا ہو ضروری ہے

تنخواہ:۔ مبلغ ۴۰/- روپیہ ماہوار ۴۰-۲-۶۰ روپیہ کے سکیل میں دوران جنگ میں دیجائیگی مہنگائی الاؤنس اور دیگر الاؤنس قواعد کے مطابق دیئے جائینگے۔ اور اس کے علاوہ رعایتی نرخوں پر کھانے کا سامان خریدنے کی مراعات دی جائینگی اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہائش پذیر یورپین کو مبلغ ۵۵/- روپیہ کم از کم تنخواہ ملے گی۔ اور اس کے علاوہ حسب معمول مہنگائی الاؤنس وغیرہ ملینگے۔

عمر:۔ ۱۷ اور ۲۸ سال اور سابقہ ملٹری آدمیوں کے لئے عمر کی حدود ۴۰ سال تک ہے

مزید تفصیلات کیلئے
سکرٹری صاحب کے پتہ پر ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیج کر معلوم کریں۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنسلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۴۸ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بے چینی بے حد رہتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خان کے لیئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۸ پارک روڈ دہلی۔

اسلام اور دیگر مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے دعویٰ تعلیم و دیگر مضامین حضور ہی کی تحریرات سے ۲۴۰ صفحے کی انگریزی تبلیغی کتاب۔ قیمت ایک روپیہ مجلد ڈیڑھ روپیہ

محصول ڈاک خرچ

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تارک افیون

دمک و چانڈو افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اس کو کبھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹاتے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں بُرا ہے۔ اور افیون کو کھا کر اپنا روپیہ برباد کرتے ہیں اس دوا کے استعمال سے افیم و مدک و چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائیگی یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ تو آنسو بہتے ہیں۔ نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے ۵ روز میں چھوٹ جاتی ہے قیمت پانچ روپیہ

پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی پیغمبر بان محمود نگر ۵ لکھنؤ

نفع مند کام کیلئے روپیہ نہ بھیجیں

نظارت بیت المال کی طرف سے "نفع مند کام" کے عنوان کے ماتحت اخبار میں جو اعلان وقتاً فوقتاً نکلتا رہا ہے۔ اس کے متعلق احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ تا اعلان ثانی کوئی دوست آئندہ اس غرض کے لئے روپیہ نہ بھیجیں۔ اور نہ خط و کتابت کرنے کی تکلیف فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کو مزید روپیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ناظر بیت المال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ مارچ - مغربی محاذ پر اتحادی فوجوں نے دریائے رائن کو پار کر لیا ہے۔ اور اب دریا کے پار مضبوط مورچے بنا لئے ہیں۔ رائن کے مشرقی کنارے پر اب اتحادی فوجیں اور سامان دھڑا دھڑ پہنچ رہا ہے۔ پہلی کنیڈین فوج کی پیشقدمی کے بارہ میں گو پوری خبریں تو نہیں دی گئیں۔ مگر نامہ نگاروں کی یہ اطلاع ہے کہ اس نے کل تیسرے پہر بون کے جنوب میں اس دریا کو پار کر لیا۔ اور وہاں فوراً ہی مورچہ قائم کر لیا۔ جرمنوں نے اپنے بچاؤ کے لئے جو مورچے بنا رکھے تھے۔ وہ فوراً ہی ٹوٹ پھوٹ گئے۔ رائن کو پار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اب اتحادی فوجیں جرمنی میں آسانی سے بڑھ سکیں گی۔ کیونکہ یہ دریا اتحادیوں کے رستہ میں آخری قدرتی روکاوٹ تھی۔ شہر بون کے نصف حصہ سے بھی دشمن کو نکال دیا گیا ہے۔ کچھ اتحادی دستے کابلنز میں دریا کے مغربی کنارے سرگرمی دکھاتے رہے۔ برلین پر گذشتہ شب پھر بڑے زور کا ہوائی حملہ ہوا۔ دن کے وقت تیرہ سو پچاس ہوائی جہازوں نے ڈرمسٹڈ اور بعض دیگر مقامات پر تیل کے کارخانوں پر حملے کئے۔ روہر میں دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

ماسکو ۹ مارچ - مشرقی محاذ پر روسی فوجیں ڈنزگ اور سٹیٹن کے پاس پہنچ رہی ہیں مارشل رکاسکوسکی کی فوجوں نے تین سو مزید شہروں پر قبضہ کر لیا۔ روسی فوج اب ایک مقام پر ڈنزگ سے تیرہ میل سے کم فاصلہ پر ہے۔ اور دو ریلوے جنکشنوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ دریائے اوڈر کے مشرقی مورچہ سے بھی جرمنوں کو نکالا جا رہا ہے۔ ایک جگہ سے سٹیٹن صرف آٹھ میل دور ہے۔ جرمنوں نے کل بیان کیا کہ روسی فوجیں برلین کی مشرقی بیرونی بستیوں سے صرف ۳۱ میل پر ہیں۔

واشنگٹن ۹ مارچ - ایڈمرل نمٹس نے ایک بیان میں کہا۔ کہ بڑے بڑے اتحادی فوجی افسر بحرالکاہل کی ایک نئی ہائی کمانڈ بنانے کے لئے ایک کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور میں بھی اسی میں شامل ہوں۔

واشنگٹن - ۹ مارچ - امریکن فوج لوزان کے مغربی کنارے پر بارہ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اور جنوبی کنارے پر اب وہ بلاگن کی خلیج کے مشرق میں ۱۳ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اور وہاں مضبوطی سے پاؤں جما لئے ہیں۔ جزیرہ آیو جیما میں بھی جاپانیوں کی شدید مزاحمت کے باوجود امریکن فوج شمال کی طرف اور آگے بڑھ گئی ہے۔

کلکتہ۔ ۹ مارچ - برما کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ اس وقت انیسویں ڈویژن کے دستے مانڈلے کے اندر لڑ رہے ہیں۔ اور ایک سٹیشن پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۹ مارچ - کل فنانس ممبر نے سنٹرل اسمبلی میں بیان کیا کہ ایک ایک روپیہ کے نوٹوں اور سکہ کی گنتی ملک میں برابر بڑھ رہی ہے۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے نوٹوں سے زیادہ سکے ملک میں جاری کئے جائیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت برطانیہ اور ہندوستان میں روپیہ کے تبادلہ میں کوئی پابندی نہیں - اور ریزرو بنک کے آئین میں روپیہ کے تبادلہ کی جو شرح ہے۔ اس میں لیجسلیچر کی منظوری کے بغیر تبدیلی نہیں کی جا سکتی

دہلی ۹ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں کانگرس پارٹی نے اگزیکٹو کونسل کے لئے زر مطالبہ میں ایک تحریک تخفیف پیش کی تھی جو منظور ہو گئی۔ محرک نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس تحریک کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ ہمیں اگزیکٹو کونسل پر بھروسہ نہیں۔ ہندوستان کو آزادی نہ دینے کے لئے ہم حکومت برطانیہ پر اپنی ناراضگی ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کونسل کے لئے ۱۹۶۰۰۰ روپیہ کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر صرف ایک روپیہ منظور کیا گیا۔

کلکتہ ۹ مارچ - کل اتحادی فوج مانڈلے میں داخل ہو گئی تھی۔ اس وقت گورنمنٹ ہاؤس کے قریب بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ہماری فوجوں نے مانڈلے ندی کو بھی پار کر لیا ہے۔ ایراودی کے جنوب میں بھی کچھ پیشقدمی کی ہے اراکان میں ٹنگڈو کے علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۹ مارچ - آسٹریلین افواج سالومنز کے جزیرہ سپیانو پر اتر گئی ہیں۔ دشمن نے یہاں کوئی مقابلہ نہیں کیا۔ فلپائن میں امریکن دستوں نے تیسری کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپانیوں نے خبر دی ہے کہ امریکن فوجیں منڈاناؤ کے جنوبی کنارے پر اتر گئی ہیں۔ اور ان کی توپیں اور ہوائی جہاز آگ برسا رہے ہیں۔ آیو جیما میں امریکن فوج شمالی اور مشرقی کنارے اونچی زمین پر پہنچ گئی ہے۔ ساحل کے پاس ایک درجن جاپانی جہاز غرق کر دیئے گئے

لنڈن ۹ مارچ - کولون کے شمال مغرب میں رائن کو پار کرنے کے بعد امریکن دستے اب کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ابھی تک جرمنوں نے کوئی جوابی حملہ نہیں کیا - ویزل کے مورچہ کے بچاؤ کی سب سے بڑی جرمن چھاؤنی پر امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مشرقی محاذ پر روسی فوجیں دو طرف سے ڈنزگ پر بڑھ رہی ہیں۔ اب انہیں شہر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ سٹیٹن کے رستہ میں روسی ٹینک ایک شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو صرف چار میل دور ہے جرمنوں کا بیان ہے کہ روسی کسٹرین پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ جو برلین کے مشرق میں دریائے اوڈر پر واقع ہے۔

لنڈن ۹ مارچ - سر مہاراج سنگھ صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ لارڈ ویول وائسرائے ہند عنقریب ایک اہم سیاسی مشن پر یہاں آنے والے ہیں - یہاں یہ بھی افواہ ہے کہ انہیں حکومت برطانیہ کسی اور اہم عہدہ پر مامور کرنا چاہتی ہے - اور ان کی جگہ لارڈ ٹیمپل وڈ کو وائسرائے ہند بنایا جائے گا۔

بلگریڈ ۹ مارچ - ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یوگوسلاویہ کا ڈیڈلاک ختم ہوا اور ایک متحدہ وزارت قائم ہو گئی - مارشل ٹیٹو وزیراعظم اور ڈاکٹر سبا سک وزیر خارجہ ہیں - نئی گورنمنٹ میں لنڈنی حکومت کے چھ ممبر اور ملک کی دوسری پارٹیوں کے ۲۲ نمائندے لئے گئے ہیں۔

ایتھنز ۹ مارچ - گوریلا سنٹرل کمیٹی نے حکومت یونان پر الزام لگایا ہے کہ وہ اس معاہدہ کی تقدیس کو برقرار نہیں رکھ سکی - جو ۱۲ فروری کو ہوا تھا - وہ انتہا پسند اخباروں کی اشاعت میں روکاوٹ ڈال رہی ہے - وارنٹوں کے بغیر گرفتاریاں عمل میں لا رہی ہے - اور اعتدال پسندوں سے گٹھ جوڑ کر رہی ہے۔

واشنگٹن ۹ مارچ - امریکن کیبنٹ نے لازمی جنگی خدمات کا بل مسترد کر دیا ہے جس کا مقصد یہ تھا کہ ہر امریکی باشندہ یا تو لڑائی میں حصہ لے یا جنگ کے سلسلہ میں کوئی اور کام کرے۔

قاہرہ ۹ مارچ - سان فرانسسکو کانفرنس میں شرکت کی دعوت نہ دیئے جانے پر شام و لبنان کی حکومتوں نے اتحادی ممالک سے پروٹسٹ کیا ہے۔ اتحادی کیا جواب دیتے ہیں۔ اس کا ابھی علم نہیں۔

لنڈن۔ ۹ مارچ - باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ اتحادیوں نے آسٹریا پر قبضہ کی سکیم تیار کر لی ہے۔ تینوں اتحادی ممالک اور غالباً فرانس بھی اس کے علیحدہ علیحدہ حصوں پر قابض رہے گا۔

لنڈن ۹ مارچ - ٹوکیو ریڈیو کے فوجی مبصر نے کہا۔ کہ جاپان پر فوری حملہ ہونے والا ہے۔ جاپان کے نواحی سمندروں کے ساحلوں اور خشکی پر دشمن کی فوجوں سے شدید لڑائیاں لڑی جائینگی۔ جاپانیوں کی متفقہ رائے یہ ہے۔ کہ حقیقی جنگ اب شروع ہوئی ہے

لنڈن ۹ مارچ - جرمن ذرائع سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ نازی پارٹی ایک خفیہ میٹنگ کر رہی ہے جس میں ہٹلر کی ان ہدایات پر غور کیا جائیگا۔ کہ جرمنی کی فوجی شکست کے بعد مزاحمت کس رنگ میں جاری رکھی جا سکے گی۔

سٹاک ہالم۔ ۹ مارچ - معلوم ہوا ہے۔ کہ نازی گورنمنٹ برلین سے برشت گارڈن جا چکی ہے۔ البتہ غیر ضروری محکمے اور بعض سیاسی کارکن تاحال اس تباہ شدہ شہر میں موجود ہیں۔ وزیر صرف لوگوں کو مطمئن رکھنے کے لئے کبھی کبھی یہاں آ جاتے ہیں۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ جرمنی اب صرف چار ماہ تک مزید مقابلہ کر سکے گا۔

ماسکو ۹ مارچ - سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ رومانیہ کے کئی دیہاتی علاقوں میں کسانوں نے دیہاتی کونسلیں قائم کر لی ہیں: اور وہ ان لوگوں کی بڑی بڑی جائیدادوں کو جو جرمنوں کے